ترجمہ قرآن مجید

کنز الایمان

تفسیر

نور العرفان

ترجمہ

امام اہلسنت اعلیحضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

پیر بھائی کمپنی

۴۰۔ اردو بازار لاہور

مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى

غصہ میں بھرا ؎۱ تو گمان کیا کہ ہم اس پر تنگی نہ کریں گے ؎۲ تو اندھیریوں

فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّىْ

میں پکارا ؎۳ کوئی معبود نہیں سوا تیرے پاکی ہے تجھ کو بے شک

كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ

مجھ سے بے جا ہوا ؎۴ تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے

مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـْجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَزَكَرِيَّآ

نجات بخشی ؎۵ اور ایسی ہی نجات دیں گے مسلمانوں کو ؎۶ اور ذکریا کو

اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ

جب اس نے اپنے رب کو پکارا اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر

الْوٰرِثِيْنَ ﴿۸۹﴾ ۖ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۡ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى

وارث ہے ؎۷ تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے یحییٰ عطا فرمایا

وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِى

اور اس کے لئے اس کی بی بی سنواری ؎۸ بیشک وہ بھلے کاموں میں جلدی

الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا

کرتے تھے اور ہمیں پکارتے تھے امید اور خوف سے اور ہمارے حضور

خٰشِعِيْنَ ﴿۹۰﴾ وَالَّتِىْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا

گڑگڑاتے تھے ؎۹ اور اس عورت کو جس نے اپنی پارسائی نگاہ رکھی ؎۱۰ تو ہم نے اس میں

فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً

اپنی روح پھونکی ؎۱۱ اور اسے اور اس کے بیٹے کو سارے جہان کے لئے

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۱﴾ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ ۡ

نشانی بنایا ؎۱۲ بے شک تمہارا یہ دین ایک ہی دین ہے ؎۱۳

ا۔ نینوائے والوں سے ناراض ہو کر‘ کیونکہ انہوں نے آپ کی نصیحت پر عمل نہ کیا۔ ایمان نہ لائے ۲۔ یعنی عتاب نہ فرمائیں گے۔ یہ آپ سے خطاء اجتہادی ہوئی۔ کہ آپ نے رب کے حکم کا انتظار نہ فرمایا اور نینوائے بستی سے روانہ ہو گئے۔ بحر روم میں پہنچے کشتی میں سوار ہوئے بیچ سمندر میں پہنچ کر کشتی ٹھہر گئی۔ ملاحوں نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ اس کشتی میں کوئی بندہ اپنے مولیٰ سے بھاگا ہوا ہے۔ قرعہ ڈالا۔ آپ کا نام نکلا۔ آپ نے فرمایا واقعی میں ہی ہوں۔ اور خود سمندر میں چھلانگ لگا دی۔ مچھلی آپ کو نگل گئی ۳۔ رات کی‘ دریا کی‘ مچھلی کے پیٹ کی اندھیریاں ۴۔ اگر یہ لفظ نبی کے لئے کوئی دوسرا بولے تو کافر ہو گا۔ ان کا اپنے متعلق یہ عرض کرنا کمال ہے۔ یہاں ظلم کے معنی خلاف اولیٰ کا کام سرزد ہو جانا ہے۔ کیونکہ حضرت یونس علیہ السلام نے کسی حکم الٰہی کی خلاف ورزی نہ کی تھی۔ اس آیت میں یہ تاثیر ہے کہ اس کے ورد سے اڑی مشکلات آسان ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ پیغمبر کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ اثر رکھتے ہیں ۵۔ کہ چالیس دن کے بعد مچھلی نے آپ کو دریا کے کنارے پر ڈالا۔ اس مچھلی کا پیٹ عرش اعظم سے افضل ہے کیونکہ پیغمبر کا مسکن رہا۔ اس دعا کی برکت سے آپ کو مچھلی کے پیٹ میں روشنی اور ہوا ملی۔ ۶۔ اس سے اشارۃً معلوم ہوا کہ جو اس دعا کا ورد کرے مصیبت کے وقت تو اسے نجات نصیب ہو گی ۷۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ دین کی خدمت کے لئے بیٹے کی دعا اور فرزند کی تمنا کرنی سنت نبی ہے۔ دوسرے یہ کہ جیسی دعا مانگے‘ اسی قسم کے نام سے رب کو یاد کرے۔ چونکہ ان کا فرزند ان کے کمال کا وارث ہونا تھا‘ لہٰذا رب کو وارث کی صفت سے یاد فرمایا ۸۔ اس طرح کہ وہ بانجھ تھیں انہیں قابل اولاد بنا دیا۔ نہ اس طرح کہ بوڑھی کو جوانی بخشی۔ کیونکہ رب نے پہلے ہی وحی بھیجی تھی۔ قَالَ كَذٰلِكَ تمہارے بچہ ایسے ہی بڑھاپے کی حالت میں ہو گا ۹۔ اس سے پتہ لگا کہ جو مقبول الدعاء ہونا چاہے وہ یہ تین کام کرے نیکیوں میں دیر نہ لگائے‘ ہر وقت رب سے دعائیں مانگے اور رب کے حضور عاجزی اور انکساری کرے۔ ۱۰۔ یعنی بی بی مریم جو ہمیشہ کنواری رہیں اور نہایت پاکدامن۔ معلوم ہوا کہ عورت کے لئے پاکدامنی بہترین وصف ہے ۱۱۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ فیض دینے کے لئے پھونک مارنا سنت ملائکہ ہے‘ دوسرے یہ کہ صالح بندے کے کام رب کی طرف منسوب ہو سکتے ہیں۔ رب تعالیٰ پھونک اور سانس سے پاک ہے۔ حضرت جبریل نے پھونک ماری تھی مگر رب نے فرمایا کہ ہم نے پھونک ماری۔ اسی طرح فنا فی اللہ بندہ رب کے کاموں کو اپنی طرف نسبت کر سکتا ہے۔ حضرت جبریل نے فرمایا۔ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۱۲۔ عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ پیدا ہونا اور کنواری مریم سے بچہ ہونا‘ یہ دونوں رب کی نشانیاں ہیں۔ ۱۳۔ یعنی سارے نبیوں کا دین اسلام ہے۔ عقائد میں سب متفق ہیں۔